بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلدنمبر12 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ؛ رشید الدین، ماہ تبلیغ۔ ھش، 1386 بمطابق مارچ 2007ء شمارہ نمبر3

ارشاد باری تعالیٰ

اور اُن کے سامنے حق کے ساتھ آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ پڑھ کر سُنا جب ان دونوں نے قُربانی پیش کی تو اُن میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔ (جواباً) اس نے کہا یقیناً اللہ متقیوں ہی کی (قربانی) قبول کرتا ہے۔ (سورت المآئدۃ، آیت، ۲۸) (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہوگئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہوگئے ہیں جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نِری ٹکریں ہی ہیں۔ اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گِلہ کر دیا۔ یا رات کو چوری کر کرلی۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کرلی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 656)

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی میں ورود مسعود

خلاصہ، رپورٹ
مکرم ظہیر احمد خان صاحب

فیملی ملاقاتیں، جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب، تقریب بیعت، نماز جنازہ، خطبہ جمعہ، مساجد کا سنگ بنیاد اور افتتاح،

قسط دوم

28 دسمبر 2006

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ آج قادیان دارالامان کے 115ویں جلسہ سالانہ کا تیسرا روز تھا۔ جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایم ٹی اے کے ذریعے جلسہ سالانہ قادیان کے لیے یہاں سے خطاب فرما رہے تھے۔ چنانچہ جماعت جرمنی نے اس جلسہ کے انعقاد کے لیے فرنکفرٹ کے علاقہ Fechen Hiem میں Fabrik نامی سپورٹس ہال بک کروا رکھا تھا۔ مرد وزن کے لیے دو ہالز میں ساڑھے چار ہزار افراد کی محدود گنجائش تھی اس کے باوجود حضور انور کی کشش اور قادیان کے جلسہ کی برکات سمیٹنے کے لیے لوگ نزدیکی علاقوں کے علاوہ ہمبرگ ، میونسٹر ، اور میونخ ، جیسے دور دراز کے شہروں سے بھی جوق در جوق یہاں پہنچے اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں ہال لوگوں سے بھر گئے اور لوگوں نے سمٹ کر آنے والوں کے لیے مزید گنجائش بنائی۔ ہال میں سٹیج بنا کر اور خوبصورت بینرز لگا کر اسے سجایا گیا تھا نیز قادیان اور فرنکفرٹ کے جلسوں کو ایم ٹی اے کے کنٹرول روم سے اس طرح Mix مکس کیا گیا تھا کہ احباب دونوں مقامات کی تصویریں اور آوازیں بیک وقت براہ راست دیکھ اور سن سکیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مذکورہ جلسہ گاہ کی طرف روانگی ہوئی۔ قادیان دارالامان کے مطابق 3 بجے سہ پہر اور مقامی وقت کے مطابق گیارہ بجے حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور حضور کے ارشاد پر جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس کا تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا جو مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے کی۔۔ مکرم حماد احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

''دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ جلسہ کے مقاصد خلاصۃً بیان فرمائے۔ خطاب کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کروائی۔

تقریب بیعت

دعا کے بعد حضور انور اسٹیج سے نیچے تشریف لائے اور جرمنی میں مقیم ایک پاکستانی مکرم عبدالحنان صاحب اور تین جرمن احباب ,Dominik Heil ,Ali Mhchdi, Menzel Enrico Isa Musa کے ہاتھوں کو اپنے دست مبارک میں پکڑ کر ان کی بیعت لی۔ خواتین کے ہال میں ایک انڈین خاتون کو بھی بیعت کی توفیق ملی پروگرام کے اختتام پر حضور انور دوپہر 12 بجکر 35 منٹ پر روانہ ہو کر 12 بجکر 55 منٹ پر بیت السبوح پہنچے۔ ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر آپ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ دوسرے وقت حضور نے اپنے رہائشی دفتر میں ڈاک ملاحظ فرمائی۔ رات آٹھ بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کے لیے تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل مکرم حمید احمد صاحب سابق انسپکٹر مال حال جرمنی کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم عبدالعزیز صاحب جدران آف نوب شاہ، مکرم الحاج ملک نواب دین صاحب آف کوئٹہ حال جرمنی، مکرم عزیز احمد مظفر صاحب آف جڑانوالہ ضلع فیصل آباد اور مکرمہ عکس ماہ صاحبہ بیوہ مکرم میجر منصور احمد صاحب آف راولپنڈی کی نماز جنازہ غائب پڑھائیں پھر حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

29 دسمبر 2006۔

حضور انور صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ پہلے وقت میں حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں مختلف دفتری امور نمٹائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 بجکر 10 منٹ پر نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا

روڈگاؤ میں مسجد کا سنگ بنیاد۔

آج جرمنی کی جماعت کو سو مساجد سکیم کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے ایک اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھوانے اور ایک مسجد کا افتتاح کروانے کی سعادت مل رہی تھی۔ اس پروگرام کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شام پانچ بجے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کے بعد قافلہ Franken (فرنکن) ریجن کی تین جماعتوں Rodgau روڈگاؤ Rodermark روڈرمارک اور Seligenstadt (زیلیگن سٹڈ) کی مشترکہ مسجد کے سنگ بنیاد کے لیے روڈگاؤ کے لیے روانہ ہوا۔ قافلہ کے مذکورہ پلاٹ پر پہنچنے پر حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مرکزی عہدیداران تینوں جماعتوں کے صدور اور ان کی عاملہ کے بعض ممبران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ ایک بچے اور بچی نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

حضور انور کا دورۂ جرمنی، صفحہ اوّل سے آگے

کے گلدستے پیش کیے مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے مارکیاں لگا کر عارضی انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا پھر حضور انور نے فرمایا میں نے جو کچھ کہنا تھا وہ آج کے خطبہ جمعہ میں کہہ چکا ہوں اس سے زائد اور کچھ نہیں کہنا چاہتا امید ہے کہ آپ نے اسے سن لیا ہوگا۔ اب اس پر عمل کریں۔ اس مختصر پروگرام کے بعد 5 بجکر 50 منٹ پر بیت کی باقاعدہ بنیاد رکھنے کی کاروائی شروع ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے ساتھ مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ ثبت فرمائی ۔سنگ بنیاد کے بعد مہمانوں کی خدمت میں چائے وغیرہ پیش کی گئی۔ حضور انور نے بھی از راہ شفقت مارکی میں سب حاضرین کے ساتھ چائے نوش فرمائی ۔شام ساڑھے چھ بجے قافلہ روڈگاؤ سے روانہ ہوا 6 بجکر 55 منٹ پر آفن باخ کے علاقہ میں پہنچا جہاں مجلس انصار اللہ جرمنی کی مالی قربانیوں سے تیار ہونے والی مسجد ”بیت الجامع“ کا حضور انور نے افتتاح فرمایا۔

30 دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ پہلے وقت میں حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں مختلف امور نمٹائے اسی دوران حضور انور 12:10 بجے بیت السبوح کے قریب سن فلاور نامی پھولوں اور گھریلو لانز کی زیبائش و آرائش کے سامان کے سٹور پر تشریف لے گئے۔ ایک بجے دوپہر واپس بیت السبوح تشریف لائے اور گیسٹ ہاؤس کا معائنہ فرمایا۔ ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

سوا پانچ بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور آٹھ بجے کر 5 منٹ تک 49 خاندانوں کے 202 افراد کو فیملی اور 25 افراد کو انفرادی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ سوا آٹھ بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

31 دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ آج عید الاضحی کا مبارک دن ہے۔ آج جرمنی کے ملک اور جرمنی کی جماعت کو یہ سعادت عطا ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پانچویں جانشین، قدرت ثانیہ کے مظہر پنجم ،سیدنا حضرت مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہ عید یہاں کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عید گاہ تشریف لے جانے کے لیے 9 بجکر 55 منٹ پر باہر تشریف لائے اور حضور انور کا قافلہ بیت السبوح سے روانہ ہوا۔ 10 بجکر 25 منٹ پر مذکورہ سکول پہنچا۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے ۔علاقہ کے میئر Klaus Kinkel (کلاوس کنکل) نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو عید مبارک پیش کی۔ حضور انور نے میئر کو ایک شیلڈ عطا فرمائی کچھ دیر حضور انور نے میئر سے گفتگو فرمائی اور پھر نماز کی ادائیگی کے لیے ہال میں تشریف لے گئے ۔حضور انور نے قربانیوں کے فلسفہ پر نہایت پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ دُعا کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لیے مستورات کے ہال میں تشریف لے گئے ۔انہیں عید مبارک کے تحفہ سے نوازا اور پھر واپسی پر علاقہ سائلس ہائم Zeilsheim میں سلسلہ کے خادم مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب کے گھر تشریف لے گئے ۔اہل خانہ کو عید کی مبارک باد دی اور کچھ دیر اہل خانہ کے پاس گزارنے کے بعد سوا بارہ بجے بیت السبوح روانہ ہوئے۔ بیت السبوح میں لوگ حضور انور کو عید مبارک کہنے اور آپ کا دیدار کرنے کے لیے قطاروں میں کھڑے تھے حضور انور نے سب احباب کو ہاتھ ہلا کر عید کی مبارک باد دی ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بیت السبوح میں دوپہر کے وقت عید کی دعوت کا انتظام تھا۔ دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور کے دعوت کی تقریب میں تشریف لانے پر کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے اور دُعا کے بعد حضور انور مستورات کی طرف تشریف لے گئے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا دو بجے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے ۔ 4 بجکر 35 منٹ پر حضور انور سیر کے لیے تشریف لائے اور برش باخ کے علاقہ میں پہنچے اور سیر شروع فرمائی اسی دوران حضور انور نے سیر میں شامل خدام کی طرف التفات فرمایا۔ دو جرمن نوجوان احمد کریم انیٹو اور نورالدین ہملر صاحب سے گفتگو فرماتے ہوئے تعارف دریافت فرمایا ۔نورالدین صاحب نے حضور اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ ان کی خواہش ہے کہ وہ حضور انور کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر بیعت کریں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت فرمایا کہ ٹھیک ہے آج نماز عشاء کے بعد آپ دونوں بیعت کے لیے آجائیں ۔تقریباً 15 منٹ توقف کے بعد حضور انور نے واپسی فرمائی 5 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے ۔8 بجکر 5 منٹ پر حضور انور نماز مغرب و عشاء کے لیے بیت السبوح تشریف لائے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نورالدین صاحب ہملر کی خواہش کے مطابق ان کی اور مکرم احمد کریم انیٹو صاحب کی دستی بیعت اس طرح لی کہ دونوں کے ہاتھوں کو حضور انور نے اپنے دست مبارک میں تھام رکھا تھا ۔ بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پھر حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

آج نئے سال کا پہلا دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کی بیت السبوح سے جرمنی کے دارالحکومت برلن کی طرف روانگی کا پروگرام ہے۔ حضور انور دس بجکر پچاس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ جرمنی کے دور نزدیک سے حضور انور کو الوداع کرنے کے لیے آنے والے مرد وزن اور بچے قطاریں بنا کر اپنے آقا کے دیدار کے لیے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام احباب کے قریب سے گزرتے ہوئے سب کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد قافلہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ حضور انور کا قافلہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر Eisenach کے شہر سے گزرا جو مشرقی و مغربی جرمنی کی تقسیم کے وقت مشرقی جرمنی کا سرحدی شہر تھا۔ پچیس منٹ کی مزید مسافت طے کرنے کے بعد حضور انور کا قافلہ ایک بجکر پانچ منٹ پر Waltersleben نامی چھوٹے قصبہ میں داخل ہوا ۔قصبہ کے سٹی ہال کے باہر قصبہ کی میئر Kausch Karola نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں قصبہ کے تعارف پر مشتمل کتاب اور اس علاقہ کا ایک پودا پیش کیا ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میئر کو جرمن ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کا نسخہ دیتے ہوئے ان کے خلوص کا شکریہ ادا کیا اور انہیں نئے سال اور کرسمس کی مبارک باد دی۔ جماعت نے اس چھوٹے سے قصبہ کے ”ٹاؤن ہال“ میں نماز ظہر و عصر اور کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ پانچ بجے کے قریب برلن کی حدود میں داخل ہوا اور پانچ بجکر پچیس منٹ پر قافلہ برلن کے Sorat نامی ہوٹل میں پہنچا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو جرمنی کے مرکزی عہدیداوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کیے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ جو اسی Villa کی دوسری منزل پہ تھی میں تشریف لے گئے۔ پونے آٹھ بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لیے Reinickendrof کے علاقہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر جوش استقبال کیا گیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے برلن اور اس کے قریبی ریجنز کے احمدی احباب کو مصافحہ کا شرف عطاء فرمایا۔ کچھ دیر کے لیے حضور انور مستورات کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں سلام کیا تحفہ عطا فرمایا۔ ساڑھے آٹھ بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور پونے نو بجے حضور انور مذکورہ ہوٹل پہنچ کر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

2 جنوری 2007

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل کے ایک ہال میں صبح سوا سات بجے نماز فجر پڑھائی اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ آج کا دن جماعت احمدیہ عالمگیر اور خصوصاً جماعت احمدیہ جرمنی کے لیے خاص اہمیت کا حامل ہے آج وہ دن ہے جب خدا تعالیٰ اپنے فضل احسان سے مسیح موعودؑ کے پانچویں خلیفہ کے ہاتھوں ان کی دعاؤں اور تصرفات کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہا ہے جس کی تحریک قدرت ثانیہ کے مظہر دوئم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 2 فروری 1923ء کو ان الفاظ میں فرمائی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ہے کہ زار روس کا عصا چھینا گیا ہے اور وہ آپ کے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور روس کا دروازہ برلن ہے اور اسی دروازہ کے ذریعہ سے روس فتح ہو سکتا ہے۔ یوں تو روس میں (دعوت الی اللہ) کرنا تو الگ رہا اس میں گھسنا ہی مشکل ہے اس میں دعوت الی اللہ کا ذریعہ جرمنی ہی ہے۔

مسجد برلن کا سنگ بنیاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر 10 بجکر ستاون منٹ پر پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ اسامہ صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ برلن نے ان آیات کا اردو اور مکرم مصطفیٰ باؤخ صاحب نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جرمن زبان میں استقبالیہ تقریر پیش کی اور اردو ترجمہ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب سیکرٹری امور خارجہ جرمنی نے پیش کیا ۔مکرم امیر صاحب نے اس مسجد کے سلسلہ میں ہونے والی مخالفت اور اس کے جواب میں شہری انتظامیہ نیز سماجی اور سیاسی حلقوں کی طرف سے ملنے والے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے شہر کے سابقہ میئر و موجودہ میئر اور دیگر سیاسی و سماجی لیڈروں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ بلا مبالغہ سینکڑوں اخبارات و رسائل اور بہت سے ریڈیو اور ٹی وی چینلز نے مسجد کے بارہ میں خبریں شائع اور نشر کی ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے کہا چونکہ شہری انتظامیہ کے نمائندگان بھی یہاں موجود ہیں اس لیے اس موقعہ پر میں برلن کے باشندوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری یہ مسجد علاقہ میں امن، پیار و محبت اور باہمی ہم آہنگی کے لیے بہترین کردار ادا کرے گی اور کسی بھی قسم کی تکلیف اور دل آزاری کا موجب نہیں ہوگی۔ تقریر کے آخر پر مکرم امیر صاحب جرمنی نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ جلد از جلد مسجد کی تعمیر کے مراحل مکمل ہونے، مخالفین کے دلوں کے بدلے جانے، مسجد میں داخل ہونے والوں کو روحانی تسکین اور ذہنی روشنی عطا ہونے، جرمن لوگوں کی ہدایت اور دین کی حقیقی تعلیم پر کار

بند ہونے اور ملک وقوم کی بھلائی کے لیے حضور انور کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کی۔شہر کے مئیر نے اپنی تقریر میں کہا ''جب سے اس مسجد کے کام کا آغاز ہوا ہے لوگوں میں ایک جوش پیدا ہوگیا ہے اور لوگوں کو احمدیت کی طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہوئی ہے'' ممبر پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں سب سے پہلے حضور انور کو اس جگہ خوش آمدید کہتا ہوں اسی طرح میں تمام احباب کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔ممبر پارلیمنٹ صاحب نے کہا جب اس مسجد کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے تو میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ بنا رہی ہے۔میں جماعت کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں یہ بہت اچھی اور امن پسند جماعت ہے اور جبر کرنے کے حق میں نہیں بلکہ معاملات کو باہم گفتگو سے حل کرنے کی عادی ہے۔اس بات کا بہت افسوس ہوا کہ اس قدر پُر امن جماعت کی مسجد کے خلاف مظاہرہ ہو رہا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے مئیر، ایم پی اے صاحب اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔پھر فرمایا ''ہماری جو مسجدیں بنائی جاتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے اور ان عبادت کرنے والوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے ساتھ بندوں کی محبت پیدا کرنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔یہ پیغام ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے۔حضور انور نے اس پیغام کو جرمن قوم تک پہنچانے کی تلقین بھی فرمائی''۔انصاف کرنے کے بارے میں حضور انور نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ میرے عبادت کرنے والے ہمیشہ انصاف پر قائم رہیں۔ان لوگوں سے بھی انصاف کرنے کا حکم تھا جنہوں نے آنحضورﷺ اور صحابہؓ پر ظلم کئے اور پھر یہاں تک کہ ظلم کی انتہا کردی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔لیکن جب موقعہ آیا مکہ فتح ہوا تو ان ظلموں کا جواب پیار اور محبت سے دیا گیا۔اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تمھیں جو عبادت سے روکنے والے تھے، مکہ میں جانے سے روکنے والے تھے، ان سے بھی تم نے انصاف کا سلوک کرنا ہے۔تمھاری دشمنی ان کو عبادتوں سے نہ روکے۔تمھارے پرانے ظلم اس فتح کے بعد کہیں تمھیں ظلم کرنے پر مجبور نہ کریں۔پھر فرمایا، ہم تو اس مسیح کو بھی مانتے ہیں جس کو یورپ کی اکثریت ماننے والی ہے جس نے اپنے ماننے والوں کے لیے امن کا پیغام پہنچایا اور اس سے بڑھ کر ہم اس مسیح موعود کو بھی ماننے والے ہیں جس نے اس محبت اور پیار کے پیغام کو مزید کھول کر مزید نکھار کر ہمیں دنیا میں پہنچانے کے لیے تیار کیا۔تو ایسے لوگوں سے جو صرف اور صرف محبت اور پیار کرنا جانتے ہیں یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کبھی ان سے نفرت کے سوتے بھی پھوٹیں گے''۔اس سارے پروگرام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود سے عزم واستقلال اور جرأت واطمینان کی پھوٹنے والی کرنیں آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں اور حضور انور کے چہرہ مبارک پر سکینت دمک رہی تھی ۔دوسری طرف N.D.P پارٹی کے جو چند مظاہرین آئے ہوئے تھے انہیں پولیس نے ایک معین جگہ تک محدود کر رکھا تھا۔

بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دست مبارک سے بیت کی بنیاد میں پہلی اینٹ نصب کرنے کے لیے مارکی سے باہر تشریف لائیدُ عائیں پڑھتے ہوئے اس اینٹ کو بنیاد میں نصب فرمایا۔بعدازاں حضرت بیگم صاحبہ اور پھر باقی احباب وخواتین نے اینٹیں رکھیں۔دُعا کے بعد حضور انور نے اپنے کمپاس سے مسجد کا قبلہ چیک کیا۔نمازوں اور کھانے سے فارغ ہوکر قافلہ سٹی ٹور پر روانہ ہوا۔جس کے بعد میونسٹر شہر کی طرف روانگی ہوئی۔☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صرف مالکِ حقیقی سے ڈر

مکرم محمد الیاس منیر صاحب مرُبی سلسلہ عالیہ احمدیہ کولن شہر سے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم طارق باجوہ صاحب، جماعت کولن سنٹرم نے اپنا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ سنایا کہ جب میں بہت پہلے آٹے کی ایک فیکٹری میں کام کرتا تھا تو میں نے اپنے مالک اور دیگر ساتھیوں کو پیش کش کر رکھی تھی کہ صبح سویرے سب سے پہلے آکر بنیادی نوعیت کے تمام کام کر دیا کروں گا۔اور باقی ساتھی بیشک ایک گھنٹہ ٹھہر کر آجایا کریں۔چناچہ میں یہ قُربانی کرتا اور اس طرح سے باقی سب کو آسانی ہوتی۔ایک روز مہری آنکھ کھلی تو ایک گھنٹہ کی تاخیر ہوچکی تھی۔جس پر میں ہڑبڑا کر اُٹھا اور جلدی سے پینٹ شرٹ پہنی اور لفٹ کے سامنے جا کھڑا ہوا۔لفٹ کے انتظار میں کھڑے کھڑے اچانک خیال آیا کہ اے طارق! تو فیکٹری کے مالک سے تو اتنا ڈرتا ہے کہ نہانا تو ایک طرف رہا منہ ہاتھ تک نہ دھویا اور اس کی طرف دوڑے چلے جارہے ہو مگر مالکِ حقیقی کا تجھے کوئی خیال ہی نہیں کہ نماز تک نہ پڑھی۔چناچہ اس خیال کے آتے ہی میں لفٹ سے واپس گھر آگیا اور غسل کر کے تسلی سے نماز ادا کی اور دل میں تہیہ کیا کہ اگر اس وجہ سے کچھ ہوا تو اُسے برداشت کروں گا، حتیٰ کہ اگر نوکری سے چھٹی ہوگئی تو بھی منظور کرلوں گا۔یہ سوچتے ہوئے میں اپنی فیکٹری پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں ابھی یہاں کوئی پہنچا ہی نہ تھا حتیٰ کہ مالک بھی ایک گھنٹہ کے بعد آیا اور بڑی معذرت کے ساتھ کہا ''معاف کرنا میری آنکھ نہ کھلی'' باقی تمام ساتھی بھی اُس روز سوئے رہے، اِس طرح کسی کو بھی مجھ سے پہلے فیکٹری آنے کی توفیق نہ ملی۔اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کے شر اور شرمندگی سے محض اس لئے محفوظ رکھا کہ میں نے اُس کو مقدم رکھا تھا۔

بقیہ تبلیغی سرگرمیاں

وزٹ خدام اور انصار نے مل کر کیا، گلاب کے پھول اور نئے سال کے مبارک باد کارڈ دیئے۔ہائم لائٹر سے اپنا تعارف کروایا۔پھر دو گروپس میں منقسم ہوئے اور ہائم میں ۱۵۳ افراد (مرد اور عورتیں) کو پھول بمعہ کارڈ دیئے گئے۔ایک ہائم میں سیکٹری تبلیغ مکرم حامد محمود صاحب کام کرتے ہیں۔انہوں نے قبل از وقت انکو آگاہ کر دیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ان بوڑھوں کو پھول بطور تحفہ دینا چاہتے ہیں۔اور پھر اُسے بھی جماعت کا تعارف کروایا گیا۔وہاں حال میں بھی موجود احباب کو پھول پیش کئے گئے اور مالکہ نے وہاں جماعت کا خود تعارف کروایا۔اس آلٹن ہائم میں ۵۵ تعداد تھی، اس کے علاوہ وزٹر بمعہ ورکرز ۷۰ تعداد تھی۔

۱۷: مکرم گُل محمد صاحب صدر جماعت Calw لکھتے ہیں کہ ماہِ دسمبر میں برگا ماسٹر سے ٹرمین لے کر ملاقات کی، جماعت کا تعارف کروایا اور مرکزی شعبہ تبلیغ سے موصول ہونے والا Mappe پیش کیا اور نئے سال کارڈ بھی دیا گیا۔ایک غیر از جماعت دوست کی حضور انور سے ملاقات کروائی گئی۔یہاں بننے والی مسجد جو Calw اور Renningen مل کر بنا رہی ہیں، کے سنگِ بنیاد کے موقع پر ۱۵ مختلف سرکاری، مذہبی اور سیاسی سربراہان سے رابطہ کیا گیا، جماعت کا تعارف کروایا گیا اور مسجد کی سنگِ بنیاد کے موقع پر آنے کی دعوت بھی دی گئی ۔ایک برگا ماسٹر اور تین سیاسی پارٹیوں کے سربراہوں نے شرکت کی۔

۲۰۔جماعت بروکسال کے سیکرٹری مکرم مبشر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ۱۳ دسمبر شام چھ بجے ایک جرمن تبلیغی نشست کروانے کی توفیق ملی ۱۵ مہمانوں نے شرکت کی مہمانوں میں ایک ڈاکٹر، ایک گمنازیم کا ٹیچر، سکول کا ڈائریکٹر اور ایک وکیل شامل تھے۔تلاوت کے بعد محترم لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ اور اسلام کے متعلق اٹھنے والے مختلف سوالات پر ایک مفصل تقریر کی، جس کے بعد حاضرین کے ساتھ ایک کھلے ماحول میں سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔تقریباً تمام مہمانوں نے ہی اس میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیا اور مکرم مربی صاحب سے دہشت گردی، عورتوں کے حقوق، پردہ، اسلام میں ایک وقت میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت اور مسلمانون اور جماعت احمدیہ میں فرق سے متعلق نہایت دوستانہ رنگ میں سوالات کئے، جن کا مربی صاحب نے نہایت احسن رنگ میں جواب دیئے۔برگا ماسٹر نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی خدمات کو سراہا اور خاص طور پر یکم جنوری کو ہر سال ہونے والے جرمنی بھر میں وقار عمل کا ذکر کیا اور جماعت کے ساتھ تعاون کی یقین دھانی کروائی۔اسی دن اس میٹنگ میں ایک مقامی اخبار کی ایک کالم نویس تشریف لائیں، جس نے جماعت احمدیہ بروکسال کی اس کوشش کا اگلے دن آنے والی اخبار میں ایک خبر کے ساتھ ذکر کیا۔

یہ نشست تقریباً سوا دو گھنٹے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

محترم محمد جاوید صاحب صدر جماعت کاسل زوڈ لکھتے ہیں کہ جماعت کی طرف سے ہر سال کسی نہ کسی ہسپتال میں Weihnacht کے موقع پر تحفے وغیرہ دیئے جاتے ہیں اور جماعت کا تعارف کروایا جاتا ہے اور کوئی نہ کوئی Flayer ساتھ دیئے جاتے ہیں اور اس کام کو ہر سال صدر لجنہ صاحبہ اپنی سیکرٹری تبلیغ اور ممبرات سے مل کر سرانجام دیتی ہیں۔اس طرح اس سال بھی صدر لجنہ نے تین جگہوں پر ٹائم لیا۔ان جگہوں میں تحفے تقسیم کرنے کے لئے تقریباً ۱۵ لجنات نے تحفے تیار کرنے میں حصہ لیا۔جن میں پھولوں کے گلدان، مختلف قسم کی موم بتیاں، مختلف قسم کے چاکلیٹ، خریدے گئے۔پھر ان تحفوں کی پیکنگ اور سجاوٹ کے لئے تیس دن لجنہ نے کام کیا اور بہت محنت سے یہ تحفے تیار کئے اور ہر تحفے کے ساتھ جماعت کی طرف سے مبارک باد کا کارڈ اور ایک Flyer لگایا گیا۔Flyer کا نام یہ بنایا گیا۔

(Der Verheißne Mahdi und Messias ist Gekommen,Was ist Ahmadyyat) مسیح موعودؑ تشریف لا چکے ہیں، احمدیت کیا ہے۔

سب سے پہلی تقسیم ۲۱ دسمبر ۲۰۰۶ء کو Frauntreffen میں کی جس میں بیس تحفوں کے ساتھ Flyer بھی دیا گیا۔پھر ۲۲ دسمبر کو Stadt Krankenhaus Kassel میں Haut Klinik Abteilung میں ۴۰ تحفے تقسیم کئے گئے اور فلائر بھی اور ساتھ جماعت کا تعارف کروانے کا موقعہ بھی ملا۔

۲۷ دسمبر کو ایک ہسپتال میں ۱۰۰ تحفے اور ۶۰ فلائر تقسیم کئے گئے۔Katholische Kirche کی نن Nonnen بھی موجود تھیں جنہوں نے تحفے تقسیم کروانے میں مدد کی اور مریضوں سے ہماری جماعت کا اچھے الفاظ میں تعارف کروایا۔دونوں ہسپتالوں کے عملہ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے تحفوں کا بہت شکریہ ادا کیا۔بعض تو ایسے بھی تھے جن کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔جماعت کاسل زوڈ کی لجنہ نے ایک اچھے طریقے سے اپنی جماعت کا تعارف کروایا۔۲۱۔اسی طرح ۹ جنوری ۲۰۰۷ کو ہسپتال میں ایک میٹنگ کی گئی جس میں محترم عبدالباسط صاحب طارق مربی سلسلہ نے شرکت کی اور مختلف اُٹھائے جانے والے سوالوں کے احسن رنگ مین جواب دیئے۔

(مختار احمد اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی)

Vol. 12 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 2

National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel: 069-50688652, Fax: 069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

جرمنی کی مختلف جماعتوں وحلقہ جات لوکل امارات، میں تبلیغی سرگرمیاں

حلقہ ویزبادن ویسٹ کے سیکرٹری تبلیغ راشد غفار صاحب لکھتے ہیں کہ Kohlhecker Bürgerverinigung کے ہال میں پانچ جنوری ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک کو عیدملن پارٹی کا انعقاد ہوا۔اس پروگرام کے لئے غیراز جماعت احباب کو کثیر تعداد میں مدعو کیا گیا جس کے نتیجہ میں 21 جرمن دوستوں کے علاوہ ۲ انڈین، ۱ نیپالی، ۱ بنگالی، ۱ افریقی، ۱ ترکی، ۲ پاکستانی، ۱ آئرش، ۱ افغانی اور ایک آذربائیجان دوست نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد ناصرات نے ہدائت اللہ صاحب ہُش کی دو نظمیں ترنم کے ساتھ پڑھیں۔مکرم ڈاکٹر وسیم زاہد صاحب نے عیدالاضحیٰ کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور وضاحت سے بتایا کہ ہم عید کیوں مناتے ہیں۔ ہال میں بغیر قیمت والے لٹریچر کا سٹال بھی لگایا گیا تھا جس میں مہمانوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔تقریب کے اختتام پر تمام مہمانوں کی پاکستانی کھانے سے تواضع کی گئی، کھانے کو بہت پسند کیا گیا۔جب تمام مہمانوں کو رخصت کیا گیا تو ان میں سے ہر ایک کو الوداعی کلمات کے ساتھ بطور تحفہ گلاب کے پھول بھی دیئے گئے۔

لوکل امارت Koblenz: کے سیکرٹری تبلیغ مکرم شیخ قمر محمود صاحب رپورٹ دیتے ہیں کہ ایونگلش گرجے Evangelische-kirche والوں نے ۱۹ دسمبر شام سات بجے ایک میٹنگ میں جماعت کو بھی دعوت دی۔اس میٹنگ میں ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریمؑ کے متعلق قرآن کریم میں جو ذکر ہے بیان کرنے کے لئے کہا گیا۔اس پروگرام میں ۱۱۱ افراد نے شرکت کی۔یہ پروگرام شام ۹ بجے تک جاری رہا لیکن ہال کے باہر بعض احباب رات ساڑھے دس بجے تک بھی گفتگو کرتے رہے۔اسی طرح مورخہ سات جنوری ۲۰۰۷ بروز اتوار لوکل امارت کے دونوں حلقہ جات کوبلنز اور نوئے ویدنے ایک عیدملن پارٹی کا انعقاد کیا جس میں ۳۰ مہمانوں نے شرکت کی۔دو سو سے زائد دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔اس پروگرام کا آغاز زیر صدارت لوکل امیر مکرم طاہر احمد صاحب ہوا۔تلاوت قرآن کریم بمعہ جرمن ترجمہ مکرم نوید حیدر صاحب نے کی۔اس کے بعد عیدالاضحیٰ سے متعلق اور اس دن کی اہمیت پر مضمون پڑھا گیا جو مکرم عدنان احمد صاحب نے پڑھا۔

لوکل امارت Hamburg: کے سیکرٹری تبلیغ محترم حبیب عمر صاحب رپورٹ دیتے ہیں کہ ماہ دسمبر میں سکول کی ایک کلاس کے ۲۵ طلباء اور ایک استاد جبکہ دوسری کلاس کے ۲۲ طلباء نے مسجد فضل عمر کا وزٹ کیا۔اُن کو جماعت اور اسلام کے بارے میں تعارف پیش کیا گیا۔مہمانوں نے جو مختلف سوالات کئے، اُنکے محترم ساجد احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ ہمبرگ نے تسلی بخش جوابات دیئے۔

۲۔اسی طرح Offene Kanal ہمبرگ پر پہلی مرتبہ دو گھنٹے کا ایک Live پروگرام نشر ہوا۔اس پروگرام میں مکرم فضل الرحمٰن انور صاحب، مکرم وقاص شاہین صاحب اور مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے شرکت کی۔اس پروگرام کی خاص بات گذشتہ سال میں ہونے والے خاص واقعات، گستاخی رسول ﷺ، پوپ صاحب کا اسلام کے بارے مضحکہ خیز بیان اور دیگر واقعات کے متعلق سوالات کے جوابات دیئے گئے۔اس سلسلہ میں شہریوں کے لئے پانچ سو(۵۰۰) اشتہارات Hauptbahnhof پر تقسیم کئے گئے۔اس کے نتیجہ میں بذریعہ ٹیلیفون تقریباً بارہ سوالات اسلام کے متعلق کئے گئے۔دو جرمن تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا گیا جس میں ۲۶ اور ۲۳ جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔چھ تبلیغی اسٹالز لگائے گئے جس سے ۱۰۳ افراد نے استفادہ کیا اور ۵۷ کی تعداد میں لٹریچر بھی ساتھ لے گئے۔

لوکل امارت Groß-Gerau: گیارہ جنوری ۲۰۰۷ء کو محترم عبدالسلام خاں صاحب لوکل امیر کی زیر نگرانی ناصر باغ میں عیدملن پارٹی کا انعقاد ہوا جس میں مہمان احباب وخواتین کی تعداد ۱۲۵ اور جو احباب جماعت ان مہمانوں کو ساتھ لے کر آئے بمعہ انتظامیہ انکی تعداد بھی ۱۲۵ تھی۔محترم نیشنل امیر صاحب اور محترم لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ سارا وقت اس پروگرام میں موجود رہے۔تلاوت قرآن کریم بمعہ ترجمہ مکرم شہزاد احمد صاحب نے کی۔ناصرات نے عید کے موضوع پر ایک ترانہ کورس کی صورت میں پیش کیا جسے تمام حاضرین نے بہت پسند کیا۔مکرم شہزاد خاں صاحب نے عیدالاضحیٰ کے بارے میں تیار کیا گیا ایک مضمون جرمن زبان میں پڑھا۔بعدازاں محترم نیشنل امیر صاحب نے بھی عیدالاضحیٰ کے پس منظر کو مزید اجاگر کیا۔مکرم امیر صاحب نے گروس گیراؤ برگا ماسٹر Herr Karl Helmut Kinkel جن کا تعلق Kombi پارٹی سے ہے، کو خطاب کرنے دعوت دی۔برگا ماسٹر نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے پرانے تعلقات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مجھے آپ کی جماعت کے چوتھے خلیفہؒ سے بھی ملاقات کا شرف ملا ہے اور ان کی شخصیت میری پسندیدہ شخصیات میں سے ایک تھی۔مزید فرمایا کہ مَیں برگا ماسٹر رہوں یا نہ رہوں، میرا جماعت احمدیہ سے بھائی چارہ کا تعلق ہمیشہ برقرار رہے گا۔محترم سید اقبال شاہ صاحب نائب امیر و جنرل سیکرٹری گروس گیراؤ

اسی ضمن میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ جب ہمارے یہ برگا ماسٹر ابھی برگا ماسٹر نہیں بنے تھے، تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ان کی ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ آپ اس شہر کے برگا ماسٹر بنیں گے، اور ہم گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی باتیں اپنے وقت پر کس طرح پوری ہوتی ہیں۔یہ برگا ماسٹر ہمارے ہر پروگرام میں خوشی سے شریک ہوتے ہیں۔Nauheim کے برگا ماسٹر Ingo Herr Waltz کو بھی خطاب کرنے کی دعوت دی گئی جن کا تعلق SPD سے ہے۔آپ نے جماعت کی سرگرمیوں کو بہت سراہا۔آپ پہلی دفعہ اس طرح کے کسی پروگرام میں شامل ہوئے اور بہت متاثر ہوئے اور ایسے ہی پروگراموں کو اپنے شہر نوہائم میں کروانے کی خواہش کا اظہار کیا۔نیز فرمایا کہ احمدی نوہائم شہر میں اپنے آپ کو محفوظ اور اپنے گھر کی طرح سمجھیں اور آپ نے نوہائم میں موجود نماز سنٹر کی جگہ جو شہر نے معمولی کرایہ پر دی ہوئی ہے کے متبادل کسی بڑی جگہ کا بندوبست کرنے کا بھی وعدہ کیا۔Stadt Ginsheim کے برگا ماسٹر کے نمائندہ Herr Hans Jürgen Müller نے بھی شرکت کی۔گیروس گیراؤ کی پولیس کے انچارج Herr Eberhard Eimbeck نے بھی شرکت کی، جنہوں نے حضور انور کی گروس گیراؤ میں عیدالضحیٰ کے لئے آمد کے موقع پر بہت مدد کی۔اسی طرح اسکولوں کے اساتذہ کرام، دو مقامی پادریوں اور بہت سے دوسرے معزز مہمانوں نے شرکت کی اور پارٹی کو بہت پسند کیا۔اس عیدملن پارٹی کی تفصیلی رپورٹ ایک کثیر الاشاعت اخبار Mainz Spitz نے شائع کی۔

لوکل امیر فریڈبرگ سٹی اور صدر حلقہ فریڈبرگ ویسٹ ڈاکٹر وحید احمد قمر صاحب نے فریڈبرگ کے برگا ماسٹر اور لیگن شافٹ (Bauamt) کے چیف کو پھولوں کے تحائف اور کرسمس کی مبارک دی۔اس کے علاوہ حلقہ فریڈبرگ نارڈ کے صدر جناب طاہر احمد صاحب اور لوکل امیر صاحب نے آسن ہائم اور بعد میں فلوراسٹڈ کے برگا ماسٹرز سے ملاقات کی۔

جماعت مہدی آباد کے صدر جماعت حبیب اللہ طارق و سیکرٹری تبلیغ طیّب صدیق لکھتے ہیں کہ ۱۳ جنوری کو غیراز جماعت دوستوں کے ساتھ Nahe Burgerhaus میں ایک عیدملن پارٹی کا اہتمام کیا جس میں ۴۲ غیراز جماعت دوستوں نے شرکت کی۔اس پارٹی میں Nahe کے برگا ماسٹر نے بھی شرکت کی۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ خاکسار طیّب صدیق نے کی۔تلاوت کے لئے سورۃ الصافات کی آیات ۱۱۰ سے ۱۰۳ کا انتخاب کیا گیا جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے واقع کی یاد دلاتی ہیں۔مکرم وقاص احمد نے ان آیات کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے عید منانے کی وجہ اور مقصد مختصر بیان کیا اور پھر مہمانوں کو کھانے کی دعوت دی گئی۔

صدر جماعت ماربرگ مکرم طارق لطیف بھٹی صاحب لکھتے ہیں کہ ماربرگ جماعت نے جن اداروں سے نومبر ۲۰۰۶ میں کرسمس اور سال نو کے سلسلہ میں ملاقات کا وقت لیا تھا، اُن احباب اور افسران سے دسمبر میں ملاقات کی گئی۔ڈائریکٹر آف پولیس ماربرگ ہیڈکوارٹرز سے تقریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ تک ملاقات کی گئی۔جماعت کا شائع کردہ تعارف اور خصوصی تحفہ بمعہ بڑا سائز کا قرآن کریم اور اسلام میں انسانی حقوق کی کتب بھی بطور تحفہ دیں اور مختلف سوالوں کے احسن رنگ میں جوابات دیئے گئے۔

۱۲۔اوبر برگا ماسٹر، ایمگریشن ڈائریکٹر، مکرم لانڈرات ماربرگ کرئس، سٹنڈرٹ آمٹ، سٹڈ ورک کے افسران سے بھی علیحدہ علیحدہ ملاقات کی گئی۔ان افسران کو بھی بڑا جرمن قرآن کریم، انسانی حقوق اسلام اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب بطور تحفہ دی گئی۔جماعت کا تعارف اور کرسمس اور سال نو کے کارڈ بھی دیئے گئے۔

یکم دسمبر کو سٹڈ ہالے ماربرگ میں ایک ملٹی کلچر پروگرام ہوا۔جماعت ماربرگ بھی اس کی ممبر ہے۔اور جماعت کو باقاعدہ دعوت دی جاتی ہے۔جماعت کی طرف سے مکرم قائد مجلس مقامی، زعیم صاحب مجلس انصار اللہ، جنرل سیکرٹری اور دیگر کارکنان نے شرکت کی۔جماعت سٹال بھی لگایا گیا۔۶۰ سے زائد افراد نے کتب حاصل کیں۔ اس پروگرام میں عزیزم عدنان ارشد بھٹی صاحب کو پندرہ منٹ جماعتی تعارف کے لئے ملے، جس میں جماعت کا تعارف پیش کیا گیا اور ایک ریڈیو انٹرویو ہوا۔حاضری ۲۵۰ افراد پر مشتمل تھی۔مکرم آصف خان صاحب صدر جماعت بینگ ہائم لکھتے ہیں کہ سولہ دسمبر کو ایک جرمن میٹنگ منعقد کی جس میں پانچ جرمن افراد نے شرکت کی۔عید پر بھی ایک جرمن دوست تشریف لائے۔اسی طرح برگا ماسٹر اور شہری انتظامیہ کو نئے سال کے موقع پر مبارکباد کے کارڈز (لیٹر بکس میں) ڈالے گئے۔

۱۶: مکرم بشارت احمد صدر جماعت Reutlingen رپورٹ دیتے ہیں کہ بیس دسمبر کو آلٹن ہائم کا وزٹ کیا جس کا قبل از وقت اجازت نامہ حاصل کیا۔آلٹن ہائم کا

باقی صفحہ ۳۰ پر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ مسیح موعودؑ نمبر جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلدنمبر 12 مدیر:- نعیم احمد نیّر، کتابت وڈیزائننگ:۔ رشید الدین ماہ،امان 1386 ھش، بمطابق مارچ 2007 مسیح موعودؑ نمبر شمارہ نمبر4

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء یوم تاسیس،بیعت اولیٰ

یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے

بیعت کے لئے حکم الٰہی۔

اگرچہ مخلصین کے قلوب میں برسوں سے یہ تحریک جاری تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیں ۔مگر حضرت اقدسؑ ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ ''لَسۡتُ بِمَأمُوۡرٍ''(یعنی میں مامور نہیں ہوں)چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کی معرفت مولوی عبدلقادر صاحبؓ کو صاف صاف لکھا کہ ''اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور ....چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں ۔اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں ۔لَعَلَّ اللّٰہَ یَحۡدِثُ بَعۡدَذٰلِکَ اَمۡرًا ۔مولوی صاحب اخوت دین کے بڑھانے میں کوشش کریں ۔اور اخلاص اور محبت کے چشمہ صافی سے اس پودا کی پرورش میں مصروف رہیں تو یہی طریق انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔''

آخر چھ سات برس بعد ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔یہ ربانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے ۔اِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ وَاصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَاوَوَحۡیِنَا .اَلَّذِیۡنَ یُبَا یِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَا یِعُوۡ نَ اللّٰہَ .یَدُاللّٰہِ فَوۡ قَ اَیۡدِیۡھِمۡ'' ۔یعنی جب تو عزم کرلے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی) کشتی تیار کر ۔جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے ۔اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

بیعت کا اعلان۔

حضرت اقدس کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں ۔اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جنکی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں ۔اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کا انتظار رہا کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے ۔سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر ۱۸۸۸ء میں بشیر اول کی وفات سے پیدا کردی ۔ملک میں آپ کے خلاف ایک شور مخالفت برپا ہوا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہوگئے لہٰذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلے کی ابتداء کے لئے موزوں قرار پایا اور آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت عام کا اعلان فرمادیا۔

اشتہار ''تکمیل تبلیغ و گزارش ضروری

اس اعلان کے ساتھ جو بیعت سے متعلق پہلا اعلان تھا حضورؑ نے بیعت کے لئے معین رنگ میں کوئی خاص شرائط نہیں تحریر کئے تھے ۔مگر ادھر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دس گیارہ بجے شب (بیت الذکر نمبر ۱ کے زیر سقف کمرہ سے متصل مشرقی کمرہ میں) پیدا ہوئے ادھر آپ نے ''تکمیل تبلیغ'' کا اشتہار تحریر فرمایا۔اور اس میں بیعت کی وہ دس شرطیں تجویز فرمائیں جو جماعت میں داخلہ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں ۔اس طرح جماعت احمدیہ اور پسر موعود کی پیدائش توام ہوئی۔

دس شرائط بیعت

یہ دس شرائط بیعت حضرت اقدسؑ کے الفاظ میں یہ ہیں۔

اول:۔بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم:۔یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا،نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:۔یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:۔یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستورالعمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوّت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت اقدسؑ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔

لدھیانہ میں ورود

اس اشتہار کے بعد حضرت اقدسؑ قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے ۔اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقع محلّہ جدید میں فروکش ہوئے ۔یہاں سے آپ نے ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت اور عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔اور وہ بابرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بےمصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگادیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں......بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں ۔یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکھٹے ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوئے............خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے ۔سو یہ گروہ

باقی صفحہ ۲ پر

بقیہ بیعت اولیٰ

اس کا خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائیگا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو نما دے گا۔ یہانتک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی اُس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے"۔ اسی اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔......

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو محلّہ جدید میں بیعت اولیٰ کا آغاز

حضرت اقدسؑ کے اشتہار پر جموں، خوست بھیرہ، سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، جالندھر، پٹیالہ، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ، اور میرٹھ وغیرہ اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز لدھیانہ میں حضرت منشی عبداللہ سنوریؓ کی روایات کے مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت صوفی احمد جانؓ کے مکان واقع محلہ جدید میں ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی رکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار ہوا۔ جس کی پیشانی پر یہ لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت" رجسٹر میں ایک نقشہ تھا جس میں نام، ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔ حضرت اقدسؑ بیعت لینے کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھری میں (جو بعد کو دارالبیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازے پر حافظ حامد علی صاحبؓ کو مقرر کر دیا اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ حضرت اقدسؑ نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ ان دنوں بیعت کے الفاظ یہ تھے۔ "آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔

حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے بعد میر عباس علی صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب خوشنویس مراد آبادی نیز چوتھے نمبر پر مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ اور پانچویں نمبر پر مولوی عبداللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ (صوبہ سرحد) نے بیعت کی۔ ان کے بعد غالباً منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ کا نام لے کر بلایا اور پھر شیخ حامد علی صاحب سے کہہ دیا کہ خود ہی ایک ایک آدمی کو بھیجتے جاؤ۔ اس کے بعد آٹھویں نمبر پر قاضی خواجہ علی صاحبؓ نویں نمبر پر میر عنایت علی صاحبؓ اور دسویں نمبر پر چوہدری رستم علی صاحبؓ اور پھر (معاً بعد یا کچھ وقفے کے ساتھ) منشی اروڑا خان صاحبؓ نے بیعت کی۔ ستائیسویں نمبر پر رحیم بخش صاحب سنوری کی بیعت ہوئی۔ اس طرح پہلے دن باری باری چالیس افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا بیان ہے کہ "سبز کاغذ پر جب اشتہار حضورؑ نے جاری کیا تو میرے پاس بھی چھ سات اشتہار حضورؑ نے بھیجے۔ منشی اروڑا صاحبؓ فوراً لدھیانہ کو روانہ ہو گئے دوسرے دن محمد خان صاحبؓ اور میں گئے اور بیعت کر لی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب تیسرے دن پہنچے کیونکہ انہوں نے استخارہ کیا اور آواز آئی "عبدالرحمٰن آجا"۔ ہم سے پہلے اس دن آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے۔ بیعت حضورؑ اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے۔ اشتہار پہنچنے سے دوسرے دن چل کر تیسرے دن صبح ہم نے بیعت کی۔ پہلے منشی اروڑا صاحبؓ نے پھر میں نے۔ میں جب بیعت کرنے لگا تو حضورؑ نے فرمایا کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی منشی اروڑا صاحب نے تو بیعت کر لی ہے اور محمد خان صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں۔ چنانچہ محمد خان صاحب نے بیعت کر لی۔ اس کے ایک دن بعد منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ نے بیعت کی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب، منشی اروڑا صاحب اور محمد خان صاحبؓ تو بیعت کر کے واپس آ گئے کیونکہ یہ تینوں ملازم تھے۔ میں پندرہ بیس روز لدھیانہ ٹھہرا رہا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے۔ حضورؑ تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔ پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی، شیخ یعقوب علی صاحبؓ تراب اور مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی اس دن لدھیانہ میں موجود تھے مگر پہلی بیعت میں شامل نہ ہو سکے۔ پیر سراج الحق صاحبؓ کا منشاء قادیان کی مسجد مبارک میں بیعت کرنے کا تھا جسے حضرت اقدسؑ نے منظور فرما لیا اور ۲۳ دسمبر ۱۸۸۹ء کو بیعت لی۔ باقی حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ تراب نے انہیں ایام میں بیعت کر لی تھی۔ حضرت اقدسؑ نے مولانا نورالدین صاحبؓ کو بلایا اور ان کے ہاتھ میں مولانا عبدالکریم صاحبؓ کا ہاتھ رکھا اور ان ہر دو کو اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر مولانا عبدالکریمؓ صاحب سے بیعت کے الفاظ کہلوائے۔ ان ایام میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نیچری خیالات رکھتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ بچپن ہی سے حضرت مولانا نورالدینؓ سے راہ ورسم رکھتے تھے اس لئے انہوں نے محض آپ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد ان کا زبردست تغیر ہوا کہ خود ہی فرمایا کرتے تھے "میں نے قرآن بھی پڑھا تھا، مولانا نورالدینؓ کے طفیل سے حدیث کا شوق بھی ہو گیا تھا۔ گھر میں صوفیوں کی کتابیں بھی پڑھ لیا کرتا تھا۔ مگر ایمان میں وہ روشنی، وہ نور معرفت میں ترقی نہ تھی جو اب ہے۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو اپنے تجربے کی بناء پر کہتا ہوں کہ یاد رکھو اس خلیفۃ اللہ کے دیکھنے کے بدوں صحابہؓ کا سا ایمان نہیں مل سکتا۔ اس کے پاس رہنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ کیسے موقع موقع پر خدا کی وحی سناتا ہے اور وہ پوری ہوتی ہے تو روح میں ایک محبت اور اخلاص کا چشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔ جو ایمان کے پودے کی آبپاشی کرتا ہے"۔

عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرتؑ گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم نے بیعت کی۔ حضرت ام المومنین ابتداء ہی سے آپ کے سب ہی دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے اپنے آپ کو بیعت میں سمجھتی تھیں اس لئے آپ نے الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔

بیعت کے بعد اجتماعی کھانا اور نماز

میاں رحیم بخش صاحب سنوریؓ کا بیان ہے کہ "بیعت کے بعد کھانا تیار ہوا تو حضورؑ نے فرمایا۔ اس مکان میں کھانا کھلاؤ کیونکہ وہ مکان لمبا تھا۔ غرض دسترخوان بچھ گیا اور سب دوستوں کو وہیں کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کے وقت ایسا اتفاق ہوا کہ میں حضور کے ساتھ ایک پہلو پر بیٹھا تھا۔ حضورؑ اپنے برتن میں سے کھانا نکال کر میرے برتن میں ڈالتے جاتے تھے۔ اور میں کھانا کھاتا جاتا تھا۔ گا ہے حضورؑ بھی کوئی لقمہ نوش فرماتے تھے۔ کھانے کے بعد نماز کی تیاری ہوئی۔ نماز میں بھی ایسا اتفاق پیش آیا کہ میں حضور کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا کہ اس وقت کون امام تھا۔

دوسرے ایام میں بیعت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں ۱۸ اپریل ۱۸۸۹ء تک مقیم رہے۔ ابتداءً محلّہ جدید میں پھر محلّہ اقبال گنج میں تاہم بیعت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ پہلے بیعت اکیلے اکیلے ہوتی رہی پھر خطوط کے ذریعہ سے پھر مجمع عام میں۔

بیعت کے بعد نصائح

حضرت اقدس کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

"اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہیے۔ کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کا ثبوت دیا جائے"

"ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہیے کہ شرک لازم نہ آئے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ "دست در کار دل بایار" والی بات ہونی چاہیے"۔

"دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے۔ کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کردے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو"۔

"فتنہ کی کوئی بات نہ کرو، شر نہ پھیلاؤ، گالی پر صبر کرو، کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے"۔

بعض لوگ بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرمائیں۔ اس کا جواب اکثر

باقی صفحہ نمبر ۳ پر

فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا

ایک مولوی صاحب آئے اور انہوں نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔آپ نے اپنے فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا ہے؟.......اس کے جواب میں حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) نے فرمایا!

اسلام بہت پاک نام ہے اور قرآن شریف میں یہی نام آیا ہے۔لیکن جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے اسلام کے تہتر،۷۳،فرقے ہو گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔انہی میں ایک رافضیوں کا ایسا فرقہ ہے جو سوائے دو تین آدمیوں کے تمام صحابہؓ کو سبّ وشتم کرتے ہیں۔نبی کریم ﷺ کے ازواجِ مطہرات کو گالیاں دیتے ہیں ۔اَولیاء اللہ کو بُرا کہتے ہیں۔پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔خارجی حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتے ہیں اور پھر بھی مسلمان نام رکھاتے ہیں۔بلادِشام میں ایک فرقہ یزیدیہ ہے جو امام حسینؓ پر تبرّہ بازی کرتے ہیں اور مسلمان بنے پھرتے ہیں۔اسی مصیبت کو دیکھ کر سلفِ صالحین نے اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے تمیز کرنے کے واسطے اپنے نام شافعی،حنبلی وغیرہ تجویز کئے۔آج کل نیچریوں کا ایک ایسا فرقہ نکلا ہے جو جنّت ،دوزخ ،وحی،ملائک سب باتوں کا منکر ہے۔یہاں تک کہ سرسیّد احمد خاں کا خیال تھا کہ قرآن مجید بھی رسول کریم ﷺ کے خیالات کا نتیجہ ہے اور عیسائیوں سے سُن کر یہ قصّے لکھ دیئے ہیں۔غرض ان تمام فرقوں سے اپنے آپ کو تمیز کرنے کے لئے اس فرقہ کا نام احمدیہ رکھا گیا ہے۔حضرتؑ یہ تقریر کر رہے تھے کہ اس مولوی نے پھر سوال کیا کہ قرآن شریف میں تو حکم ہے کہ لَا تَفَرَّقُوْا (اٰل عمران:۱۰۴)اور آپ نے تفرقہ ڈال دیا۔حضرت (مسیح موعودؑ) نے فرمایا: ہم تو تفرقہ نہیں ڈالتے بلکہ ہم تفرقہ دُور کرنے کے واسطے آئے ہیں۔اگر احمدی نام رکھنے میں ہتک ہے تو پھر شافعی،حنبلی کہلانے میں بھی ہتک ہے۔مگر یہ نام ان اکابر کے رکھے ہوئے ہیں جن کو آپ بھی صلحا مانتے ہیں۔وہ شخص بد بخت ہو گا جو ایسے لوگوں پر اعتراض کرے اور ان کو بُرا کہے۔صرف امتیاز کے لیئے ان لوگوں نے اپنے یہ نام رکھے تھے۔ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اور ہم پر اعتراض کرنے والا خدا تعالیٰ پر اعتراض کرتا ہے۔ہم مسلمان ہیں اور احمدی ایک امتیازی نام ہے۔اگر صرف مسلمان نام ہو تو شناخت کا تمغہ کیونکر ظاہر ہو۔خدا تعالیٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے۔اور اس کا دوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے بغیر امتیاز کے اس کے فوائد مرتب نہیں ہوتے اور صرف مسلمان کہلانے سے تمیز نہیں ہوسکتی۔امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس وقت بدعات شروع ہو گئی تھیں۔اگر اس وقت یہ نام نہ ہوتے تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہوسکتی۔ہزارہا گندے آدمی ملے جلے رہتے۔یہ ناچار اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہوسکتی۔اب بھی ایسا زمانہ آگیا ہے کہ گھر گھر ایک مذہب ہے۔ہم کو مسلمان ہونے سے انکار نہیں مگر تفرقہ دور کرنے کے واسطے یہ نام رکھا گیا ہے۔پیغمبرِ خدا ﷺ نے توریت والوں سے اختلاف کیا اور عام نظروں میں ایک تفرقہ ڈالنے والے بنے۔لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ تفرقہ خود خدا ڈالتا ہے۔جب کھوٹ اور ملاوٹ زیادہ ہو جاتی ہے تو خدا تعالیٰ خود چاہتا ہے کہ ایک تمیز ہو جائے۔

(ملفوظات،جلد چہارم صفحہ۔۵۰۰تا۵۰۱)

بقیہ صفحہ۲ ''بیعت اولیٰ''

یہ دیا کرتے تھے کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں۔اور قُرآن شریف بہت پڑھا کریں۔آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں۔سورت فاتحہ پڑھا کریں۔درود شریف لاحول اور سبحان اللہ پر مداومت کریں۔اور فرماتے تھے کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں۔

قیام لدھیانہ کے دو واقعات۔

قیام لدھیانہ کے دوران دو واقعات کا تذکرہ ضروری ہے

پہلا واقعہ۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کا بیان ہے کہ ''بیعت کے بعد جب میں لدھیانہ ٹھہرا ہوا تھا تو ایک صوفی طبع شخص نے چند سوالات کے بعد حضرت صاحبؑ سے دریافت کیا کہ آیا آپ آنحضرت ﷺ کی زیارت بھی کرا سکتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ اس کے لئے مناسب شرط ہے اور میری طرف منہ کر کے فرمایا کہ یا جس پر خدا کا فضل ہو جائے۔اسی رات میں نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا''

دوسرا واقعہ۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک سائل آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا ایک عزیز فوت ہو گیا ہے اور میرے پاس کفن دفن کے لئے کچھ انتظام نہیں ہے اور اس نے کچھ سکے چاندی اور تانبے کے رکھے ہوئے تھے یہ دکھانے کے لئے کہ کس قدر چندہ ہوا ہے اور ابھی اور ضرورت ہے۔حضرت اقدسؑ نے قاضی علی احمد صاحبؓ سے فرمایا کہ ''قاضی صاحبؓ ان کے ساتھ جا کر کفن کا انتظام کر دو''۔حضرت اقدسؑ کی اس قسم کی عادت مبارکہ نہیں تھی بلکہ عام طور پر جو مناسب سمجھتے نہایت درجہ فیاضی سے دے دیتے۔اس ارشاد سے خدام کو تعجب ہوا۔حضرت قاضی صاحبؓ نے بھی یہ نہیں پوچھا کہ کیا دے دوں بلکہ وہ ساتھ ہی ہو گئے۔سائل قاضی صاحب کو لے کر رخصت ہوا۔تھوڑی دیر بعد حضرت قاضی صاحبؓ مسکراتے ہوئے واپس آئے اور کہا حضورؑ وہ تو بڑا دھوکہ باز تھا راستہ میں جا کر اس نے میری بڑی منت خوشامد کی کہ خدا کے واسطے آپ نہ جاویں جو کچھ دینا ہے دے دیں۔میں نے کہا کہ مجھے تو خود جانے کا حکم ہے جو کچھ تمھارے پاس ہے یہ مجھے دو جو خرچ آئے گا میں کروں گا۔آخر جب اس نے دیکھا کہ میں ٹلتا ہی نہیں تو اس نے ہاتھ جوڑ کر ندامت کے ساتھ کہا کہ نہ کوئی مرا ہے اور نہ کوئی کفن دفن کی ضرورت ہے ،یہ میرا پیشہ ہے۔اب میری پردہ دری نہ کرو۔تم واپس جاؤ، میں اب یہ کام نہیں کروں گا۔

(تاریخ احمدیت،مؤلفہ دوست محمد شاہد،صفحہ۔۳۳۵تا۳۷۵)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

''سلام بحضور امام''

السَّلام اے عیسیٰ گردوں مقام	السَّلام اے مہدیٔ ذی احترام
السَّلام اے فاتح ملک سخن	السَّلام اے واقفِ سرّ و علن
السَّلام اے کعبۂ دل کے خلیل	السَّلام اے مظہرِ نُورِ جلیل
السَّلام اے منبع جود و کرم	السَّلام اے میرے سُلطان القلم
السَّلام اے یُوسفِ کنعان دیں	السَّلام اے رَوْحِ رُوحِ و جان دیں
السَّلام اے یادگار اسحاق کے	السَّلام اے شہرِ یار آفاق کے
السَّلام اے مالک ملک عِظام	السَّلام اے سالکِ راہ کرم
السَّلام اے اہلِ فارس کے نصیب	السَّلام اے اپنے مولا کے حبیب
السَّلام اے آدم آخر زماں	السَّلام اے عالم معجز بیاں
السَّلام اے باغ احمد کے نہال	السَّلام اے ابن مریم کے کمال
السَّلام اے عترتِ ختم الرسل	السَّلام اے وارثِ ہر جز و کل
السَّلام اے فخرِ آلِ مجتبٰے	السَّلام اے افتخارِ مُصطفٰے
السَّلام اے نازشِ قلبِ بتول	السَّلام اے خاص فرزندِ رسُول
السَّلام اے حُجّۃُ اللہ السَّلام	السَّلام اے ناقۃُ اللہ السَّلام
السَّلام اے رُوئے احمدؐ کے جَمال	السَّلام اے شانِ سرمد کے جَلال
السَّلام اے نُوحِ طوفانِ ضلال	السَّلام اے کشتی بانِ بے مثال
تُو وُہی ہے مؤمنوں کا پاک امام	جس کو پیغمبرؐ نے بھیجا ہے سَلام
اے امامِ اوّلیں و آخریں	مدح تری مجھ سے ہوسکتی نہیں
تُو نے ہی عیسیٰ کی ثابت کی وفات	شِرک سے ہم لوگوں کو بخشی نجات
تُو نے ہی مُردوں کو ہے زندہ کیا	سامنے آئے کوئی یہ کہہ دیا
مانتے ہیں صدق دل سے لا کلام	تُجھ پہ نازل ہوتا ہے حق کا کلام
تُجھ کو نادانوں نے پہچانا نہیں	قدر تیری کو ذرا جانا نہیں
تُو وُہی مَوعُود ہے حق کی قسم	اَولیاء کے سر پہ ہے تیرا قدم
ہدیۂ اخلاص لے کر آیا ہوں	کاٹ کر ٹکڑے جگر کے لایا ہوں
نقد جاں حاضر کیا باصد شغف	گر قبول اُفتذز ہے عزّ و شرف
بس یہی ہے التجاء لیل و نہار	جانِ اکملؔ تیرے قدموں پر نثار

(از ''نغمہ اکمل''، مجموعہ کلام حضرت قاضی ظہور الدین اکملؓ۔صفحہ،۶،۷۔)

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 4
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

سیرت امام الزماں ومہدی دوراں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، کے چند واقعات

حضرت پیر سراجُ الحق نعمانیؓ اپنی کتاب تذکرۃُالمہدی میں لکھتے ہیں۔

ایک روز عباس علی نے کہا (حضرت اقدسؑ سے، ناقل) کہ آپ زیادہ باتیں کرتے ہیں اور مخالفوں کی نسبت ایسے الفاظ کہتے ہیں کہ جن سے ان کی پردہ دری ہوتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ حق بات تو کہی جاتی ہے اس میں اگر کسی کی پردہ دری ہو تو ہم کیا کریں ہم پر اللہ تعالیٰ کی دو قسم کی وحی ہوتی ہے ایک خفی اور دوسری جلی جلی وحی تو وہ ہے جو صاف صاف الفاظ میں ہوتی ہے اور دوسری وحی خفی وہ ہے جو ہر وقت ہوتی ہے جس سے ہمارہ چلنا پھرنا، بیٹھنا اٹھنا، بات کرنا ہے۔ ہم ہر وقت اُسی کے بلائے بولتے ہیں اور اسی کے چلائے چلتے ہیں اور اسی کے بٹھائے بیٹھتے ہیں۔ غرض ہر ایک ہرکت وسکون اسی سے اور اسی کے حکم سے ہے۔.......

نواب علی محمد خان مرحوم لودھیانوی صاحب

حکمت اور تصوف میں اور علوم شرعیہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور خصوصاً تصوف میں ایسی معرفت رکھتے تھے کہ میں نے سینکڑوں درویش صوفی دیکھے مگر یہ معلومات اور یہ دستگاہ نہیں دیکھی۔ نواب صاحب اہل اللہ کے بڑے معتقد تھے اور آنحضرت ﷺ کے عاشق جانباز تھے۔ ہر وقت درود شریف پڑھتے رہتے۔ باوجود اس قدر وسیع معلومات اور تصوف میں ماہر ہونے کے حضرت اقدس علیہ السلام سے اعلیٰ درجہ کا عشق تھا اور پورا اعتقاد رکھتے تھے۔ نواب صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ جو بات میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ میں دیکھی وہ کسی میں نہیں دیکھی۔ بعد آنحضرت ﷺ کے اگر کوئی شخص ہے تو یہی ہے۔ اس کی تحریر میں نور اور ہدایت، اس کے کلام میں اس کے چہرہ میں نور ہے"۔

(تذکرۃُ المہدی، صفحہ۷۲،۷۳)

جنازہ کی نماز جو حضرت اقدس علیہ السلام پڑھاتے تھے سبحان اللہ سبحان اللہ کیسی عمدہ اور باقاعدہ موافق سنت پڑھاتے تھے۔ سینکڑوں دفعہ آپ کو نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھانے اور آپ کے پیچھے پڑھنے کا اس خاکسار کو اتفاق ہوا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میاں جان محمد مرحوم ومغفور قادیانیؓ فوت ہو گئے تو حضرت اقدس علیہ السلام جنازہ کے ساتھ ساتھ تشریف لے گئے۔ یہ مرحوم آپؑ کے معتقدوں اور عاشقوں اور فدائیوں میں سے تھا خوش گلو تھا۔ اس پر بوجہ اعتقاد حضرت اقدسؑ بڑی بڑی ناقابل برداشت ابتلائیں آئیں، ماریں تک مخالفوں سے کھائیں وجوہ معاش تک بند ہوئیں اور طرح طرح کی اذیتیں اور قسم قسم کی تکلیفیں مخالفوں کی طرف سے پہنچیں جو بیان سے باہر ہیں مگر اللہ اللہ مرحوم ایسا ثابت قدم رہا کہ جو حق ثابت قدمی کا ہوتا ہے۔ وہ حضرت اقدس علیہ اسلام کے ہم عمر تھا۔ مجھ سے بڑی محبت رکھتا تھا اور عجیب عجیب باتیں حضرت اقدس کی سنایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ایک خواب اس زمانہ میں دیکھا تھا جب براہین نہیں لکھی گئی تھی اور اس کا کوئی ذکر بھی نہیں تھا کہ ہمارے گھر میں یعنی میری والدہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں اور ہمارے گھر میں بڑی خوشیاں کر رہے ہیں۔ اس خواب سے جب آنکھ کھلی تو کچھ تعبیر سمجھ میں نہیں آئی۔ جب حضرت اقدس علیہ السلام نے براہین احمدیہ لکھی اور مجددیت کا دعویٰ کیا تو اس خواب کی یہ تعبیر معلوم ہوئی کہ حضرت عیسیٰؑ کے پیدا ہونے سے مراد مجدد اور امام وقت سے ہے جو عیسوی قلب اور مسیح صفات اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ یہی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔............

حضرت اقدس امام موعود علیہ السلام بھی میاں جان محمد مرحوم سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کیسے ہی عدیم الفرصت ہوتے مگر جب یہ مرحوم آتے تو آپ سب کام چھوڑ کر مرحوم سے ملتے۔

الغرض جب مرحوم کا جنازہ قبرستان میں آگیا تو حضرت اقدس علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی اور خود امام ہوئے۔ نماز میں اتنی دیر لگی کہ ہمارے مقتدیوں کے کھڑے کھڑے پیر دکھنے لگے اور ہاتھ باندھے باندھے درد کرنے لگے۔ اوروں کی تو میں کہتا نہیں کہ ان پر کیا گزری لیکن میں اپنی کہتا ہوں کہ میرا حال کھڑے کھڑے بگڑ گیا اور یوں بگڑا کہ کبھی ایسا موقع مجھے پیش نہیں آیا کیونکہ ہم نے تو دو منٹ میں نماز جنازہ ختم ہوتے دیکھی ہے۔ پھر مجھے ہوش آیا تو سمجھا کہ نماز تو یہی نماز ہے پھر تو میں مستقل ہو گیا اور ایک لذت اور سرور پیدا ہونے لگا اور یہ جی چاہتا تھا کہ ابھی اور نماز لمبی کریں۔ درحقیقت یہ صادقوں کے صدق کے نشان ہوتے ہیں اور یہ بھی کرامت کا نشان ہوتا ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کونوا مع الصادقین" معیت صادقین اگر کوئی شے نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ امر کے صیغہ سے نہ فرماتا۔ صادق میں صدق و راستی کی طرف جذب وکشش کا ایک روحانی اثر ہوتا ہے جس کے اثر سے انسان یوں کھینچ جاتا ہے کہ جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھینچ جاتا ہے۔

غرض کہ نماز میں اس قدر دیر لگی ہو گی کہ ایک آدمی ایک میل تک چلا جائے اور اگر اس کو مبالغہ نہ سمجھا جائے تو میں بلا خوف کہ سکتا ہوں کہ جانے والا بے شک واپس آجائے۔ جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو حضرت اقدس علیہ السلام مکان کو تشریف لے چلے۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ" :حضور! (علیک الصلوٰۃ والسلام) اتنی دیر نماز میں لگی کہ تھک گئے۔ حضورؑ کا کیا حال ہوا ہو گا"۔ یعنی آپ بھی تھک گئے ہوں گے۔ حضرت اقدس علیہ السلام :ہمیں تھکنے سے کیا تعلق ہم تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے تھے اس سے اس مرحوم کے لئے مغفرت مانگتے تھے۔ مانگنے والا بھی کبھی تھکا کرتا ہے، جو مانگنے سے تھک جاتا ہے وہ رہ جاتا ہے ہم مانگنے والے اور وہ دینے والا، پھر تھکنا کیسا۔ جس سے ذرا سی بھی امید ہوتی ہے وہاں سائل ڈٹ جاتا ہے اور بارگاہ احدیت میں تو ساری امیدیں ہیں۔ وہ معطی ہے، وہاب ہے، رحمان ہے، رحیم ہے، اور پھر مالک ہے اور اس پر عزیز۔ (ایضاً۔ صفحہ نمبر،۷۵تا۷۸)

ایک روز بارہ بجے رات کے مرحوم (شیخ یوسف علیؓ۔ ناقل) کا اتفاقاً تنگ حال ہو گیا اور قضاء وقدر کے ماتحت موت کے آثار ہو کر جان کندن شروع ہو گئی۔ میرے مکان پر شیخ فیض اللہ احمدی ہمشیرہ زادہ مرحوم آئے اور یہ حالت بیان کی میں سن کر حیران ہو گیا اور ششدر رہ گیا اور دل میں کہا کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے رات دس بجے کے وقت میں اچھی طرح چھوڑ کر آیا ہوں خیر میں مرحوم کے پاس گیا دیکھا تو حالت غیر ہے اور جان کندن شروع ہے۔ موت کے آثار نبض کا چھوٹ جانا، غیر منظّم ہونا جسم کا ٹھنڈا ہونا، منہ کھلا رہنا وغیرہ سب موجود ہیں۔ میں سیدھا حضرت اقدس علیہ السلام کے مکان پر گیا۔ اب ساڑھے بارہ بجے ہیں ادھر مریض کا تنگ حال ادھر مکان کے دروازے بند اور سب سوتے ہیں۔ میں ادھر کے حصہ مکان کی طرف گیا جس طرف حضرت اقدس علیہ السلام سویا کرتے یا لکھا کرتے ہیں۔ میں نے ایک آواز بڑے زور سے گھبراہٹ میں دی تو پہلے جو بولے تو حضرتؑ بولے کہ صاحب زادہ صاحب ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور سراج الحق ہے۔ فرمایا: اس وقت کیسے آئے ہیں۔ سراج نے عرض کیا کہ یوسف علی کی حالت غیر اور قریب الموت ہے اور جان کندن شروع ہے تمام جسم سرد اور نبض غیر منظّم کوئی صورت اچھی نہیں، زندگی سے قطعی مایوسی ہے۔

حضور کے اخلاق کا ایک نمونہ۔

فرمایا شام تک تو ہم نے خبر منگائی اچھے تھے، اندر آؤ اور اندر ایک خادمہ سے فرمایا کہ جلدی دروازہ کھول دو ثواب ہو گا اور ایک لالٹین ساتھ لے جاؤ۔ خادمہ سے یہ کہنا کہ "دروازہ کھول دو ثواب ہو گا" ایسے پیارے لب ولہجہ سے فرمایا کہ میرے جیسے انسان کا کام نہیں کہ اس کا اندازہ کر سکے۔ حالانکہ آپ آقا ہیں اور وہ خادمہ ہے اور ہر طرح تابعدار اور فرمانبردار ہے آپؑ چاہتے تو امراء رؤسا والی شان سے حکم کر سکتے تھے لیکن اس لب ولہجہ اور دھیمی اور مسکینی طریق سے فرمانا "دروازہ کھول دو ثواب ہو گا" کیسا دل کو لبھانیوالا جملہ ہے کہ دباؤ نہیں، سختی نہیں یہ اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ اس امام موعود کے تھے، علیہ الصلوٰۃ والسلام، یہ اس رسول ہاشمی قریشی افضل الرسل سید المرسلین محمد مصطفےٰ ﷺ کا نمونہ ہے جس نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کا نقشہ کھینچ کر دکھایا اور سچ فرمایا آپؑ نے :

"بخدا دِل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دِل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے"

.....رات کے ایک بجنے کے قریب ہے نیند کا، آرام کا وقت ہے، خاکسار کا سخت آواز سے پکارنا ہے۔ اور نرمی سے دریافت حال فرمانا اور ایک خادمہ اور ادنیٰ عورت کو جو اسی کام اور خدمت کے لئے بے عذر رہتی ہے اس کو فرماتے ہیں کہ "دروازہ کھول دو ثواب ہو گا"۔ ہم جیسے ہزاروں خادم اور آپ ایک مرشد اور مرشد ہی نہیں مسیح موعود اور مسیح موعود ہی نہیں بلکہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ اور ماسوا اس کے آپ رئیس ابن رئیس اور امیر ابن امیر اور دونوں حیثیتیں ایک سے ایک بڑھی ہوئی پھر نرمی اور عاجزی اور مسکینی سے فرماتے ہیں "کون ہے، صاحب زادہ صاحب ہیں اور پھر کسی قسم کا ملال طبیعت پر نہیں۔ اے احمد قادیانی مثیل محمدؐ مدنی تجھ پر اور تیرے متبوع پر ہزاروں لاکھوں کروڑوں بے انتہا درود سلام۔

..............دنیا میں پیر زادے دیکھے، مشائخ دیکھے صوفی مولوی باخدا اور خدا رسیدہ ہونے کا دم بھرنے والے دیکھے امیر امراء نواب، شہزادہ تک دیکھے مگر یہ خلق کہاں یہ محبت اور یہ انس اور یہ ہمدردی کہاں۔ ذرا ذرا سی بات میں بگڑنا، اپنے آرام کے لئے دوسروں کی کچھ پرواہ نہ کرنا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو جانا، خفا ہو کر نکال دینا۔ میں خود پیر زادہ ہوں اور قریباً کئی ہزار کا راہنما اور پیشوا مانا گیا ہوں لاکھوں معتقد ہیں سب کچھ ہے مجھ سے زیادہ دوکاندار اور اس کام کا راز جاننے والا کون ہو گا کہ حضرت امام اعظمؓ سے میرے تک نسلاً بعد نسل پیر ہوتے چلے آئے ہیں پھر کوئی بات تو ہے جو میرے جیسے انسان کو اس عالیشان اور جلیل القدر انسان باخدا انسان کی طرف کھینچ کر لائی۔

(ایضاً۔ صفحہ نمبر،۹۲تا۹۵)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆